بیٹھ جاتا ہے اور قدرے توقف کرکے دوسرے سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے پیچھے اہلحدیث کی نماز ہوجائے گی اگرچہ یہ امام بجز تحمید کے قومہ اور جلسہ بین السجدتین کی دعا نہ پڑھے۔ اور نہ اس کی اس قدر عجلت کی وجہ سے اہلحدیث مقتدی کو پڑھنے کا موقع ملے۔ قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا اور سجدہ کیلئے جھکنے سے پہلے اطمنیان اور قدرے توقف کرنا اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا اور اطمینان اور کچھ توقف کرنا فرض ہے بغیر اس کے نماز صحیح نہیں ہوسکتی اور ان دونوں مقاموں میں دعا وذکر ضروری نہیں بلکہ سنت ہے لیکن تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے تئیں اہل سنت والجماعت کہلوانے کے باوجود ان صحیح حدیثوں پر عمل نہیں کرتے جن میں قومہ اور جلسہ بین السجدتین کا رکوع وسجدہ کے قریب ہونا اور ان دونوں مقاموں میں دعا وذکر مخصوص مروی اور مذکور ہے۔ (بخاری ومسلم عن انس وبراء بن عازب۔ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ عن ابن عباس۔ احمد عن ابی ہریرۃ۔ ترمذی ابوداؤد نسائی عن رفاعۃ الزرقی۔ بخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ۔ مسلم نسائی عن ابن عباس مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی ابن حبان دارقطنی عن علی) اور ان حدیثوں کی دعاؤں کو بلادلیل نفل نماز کے ساتھ مخصوص کرکے فرائض میں قصداً دیدہ دانستہ اس سنت ثابتہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لکن لیس باول قارورۃ کسرت فلا عجب فانہ قد سول لھم قربیھم رد السنن الصحیحۃ الثابتۃ حتی صار ذلک عادتھم فلا یبالون بما یفعلون باحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر یہ دیوبندی امام قومہ میں سیدھا کھڑا ہوئے اور کچھ توقف کئے ہوئے بغیر سجدہ میں گر پڑتا ہے اور پہلے سجدہ کے بعد سیدھا بیٹھنے اور قدرے توقف کرنے کے بغیر دوسرے سجدہ میں چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں

(۲) کسی مرفوع روایت یا صحابی کے قول وفعل سے نماز جنازہ سے سلام پھیر کر میت کیلئے دعا کرنی ثابت نہیں اسلئے یہ بلاشبہ بدعت ہے۔

(۳) قاعدہ کی رو سے "وھابی" اسکو کہنا چاہئے جو مجدد ملت شیخ الاسلام حضرت محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۵ھ ۱۷۰۳ء ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۲ء) کا مقلد اور پیرو ہو، جیسے چاروں اماموں کے مقلدین اور پیرؤوں کو مالکی شافعی حنبلی حنفی کہا جاتا ہے لیکن نجد کے اس مجدد اور امام علمبردار توحید کی مبارک تحریک کے مخالفین نے سیاسی اغراض و مقاصد کی بنا پر دنیا کے سامنے اپنی غلط بیانیوں اور افتراپردازیوں کے ذریعہ اس تحریک "وہابیت" اور "وہابی" کو نہایت بھیانک اور خوفناک صورت میں پیش کیا تاکہ دنیائے اسلام اس تحریک اور اس کے بانی اور حامیوں کی مخالف ہوجائے چنانچہ وہ اپنے ناپاک مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہوگئے۔

ہندوستان میں ایک زمانہ میں "وہابیت" نام تھا حضرت سید احمد شہید (۱۲۰۱ھ ۱۷۸۶ء ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء)۔ اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی تحریک تجدید وامامت کا اور "وہابی" نام تھا اس مجاہدانہ تحریک کے بانیوں اور حامیوں کا

حالانکہ ہندوستان میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک دعوت وتجدید کو نجد کی وہابی تحریک سے دور کا تعلق بھی نہیں یعنی ایک نے دوسرے کی تعلیمات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا۔ (ملاحظہ ہو" سیرت حضرت سید احمد شہید")

پھر ایک دوسرا دور آیا اس دور میں غلط فہمی سے "وھابیت" اور "وھابی" نام ہوگیا۔ ہندوستان میں برٹش امپریلزم سے "بغاوت" اور "باغی" کا اس غلط فہمی کی بنا پر مسلمانوں پر وہ سب کچھ گذرا جس کے بیان کرنے کیلئے زبان میں طاقت نہیں۔

اس کے بعد تیسرا موجودہ دور آیا اس میں "وھابیت" نام ہوگیا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی تقلید واتباع کا اور "تقویۃ الایمان" پڑھنے پڑھانے کا اور ان غلط بیانیوں دروغ بافیوں افترا پردازیوں اور بے سروپا باتوں کا جنکا سلسلہ بریلوی حنفیوں نے اہلحدیثوں کو بدنام کرنے اور جاہل مریدوں کو اندھیرے میں رکھنے کے واسطے جاری کر رکھا ہے اور اگر حقیقت اور واقعیت کا لحاظ کیا جائے تو انھوں نے "وہابیت" نام رکھا ہے "اہلحدثیت" یعنی قرآن وحدیث کے اتباع اور اجتناب من البدعات کا اور "وہابی" نام رکھا ہے اس شخص کا جو بریلوی رضائی عقیدہ نہ رکھتا ہو اور ہر قسم کی بدعتوں سے پرہیز کرتا ہو تقلید سے الگ رہ کر صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہو۔ حالانکہ اہلحدیث جس طرح کسی امام کے مقلد نہیں اسی طرح شیخ الاسلام ابن عبدالوہابؒ کے مقلد اور پیرو بھی نہیں اور نہ ان کی تحریک شیخ الاسلام کی تعلیمات سے ماخوذ ہے اگرچہ دونوں تحریکوں کا ماخذ اور مقصد ایک ہے اسی طرح ان کا دامن ان بہتانات اور خرافات سے بھی پاک اور منزہ ہے جو ان کی طرف ناپاک مقصد کی خاطر منسوب کی جاتی ہیں کیونکہ وہ تو صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اور بس۔ پس ان کو وہابی کہنا انتہائی ظلم ہے۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے صحیح حالات اور ان کی تحریک تجدید وامامت کے مستند مفصل کوائف ونتائج معلوم کرنا چاہتے ہوں تو ذیل کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

(۱) روضۃ الافکار والافہام لمرتاد حال الامام وتعداد غزوات ذوی الاسلام لابن غنام (عربی)

(۲) عنوان المجد فی تاریخ نجد لعثمان بن بشر النجدی (عربی)

(۳) الہدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوہابیۃ النجدیۃ لابن سحمان (عربی)

(۴) تبرئۃ الشیخین الامامین " (عربی)

(۵) حاضر العالم الاسلامی للامیر شکیب ارسلان (عربی)

(۶) "تاریخ نجد" حافظ اسلم جیراجپوری (اردو) (۷) سیرۃ محمد بن عبدالوہاب" مسعود عالم ندوی (اردو)

(۸) اس موضوع پر فلبی وغیرہ کی انگریزی تصنیفات۔

(۴) فاتحہ۔ سویم۔ دہم۔ بستم۔ چہلم۔ بڑے پیر کی گیارہویں وغیرہ رسوم مروجہ بلاشبہ کتب فقہ حنفی کی رو سے